سوال

نے والا گر(19) ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تہ (صحیح حدیث) پر رائے کو مقدم کرنے والا آپ کے نزدیک کیسا مسلمان ہے ؟ کتاب وسنت کی رو سے فتویٰ درکار ہے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مف النہار کی طرح روشن ہے کہ حدیث قرآن کی تشریح ، تفسیر اور اس کا مصدر ثانی ہے اور یہ بھی متفق علیہ ہے کہ نص پر اعتماد کیا جائے اور نص (واضح حکم) کو ہر اس چیز پر ترجیح دی جائے اور مقدم رکھا جائے جو اس کے سوا ہے ۔ پس جس کئی مسئلہ کے بارے میں نص موجود ہو تو اس سے تمسک کرنا شرعاً واجب

م شافعی کا دو ٹوک فیصلہ :

اذا کان للہ فی الواقعة حکم فعلی کل مسلم اتباعہ. (السنة الجة ص 205)

ب حتمی طور پر حکم اللہ کا ہی ہے تو پھر اس کی اتباع بھی ہر ایک مسلمان پر واجب ہے ۔

قرآن کی نصوص ، احادیث رسول ﷺ اور سلف صالحین کے آثار واقوال بھی اس حقیقت پر دلالت کرتے ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَمَن لَم يَحكُم بِما أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولـٰئِكَ هُمُ الكـٰفِرونَ ٤٤ ... سورة المائدة

کی اتاری ہوئی وحی کے ساتھ فیصلے نہ کریں وہ (پورے اور پختہ) کافر ہیں ۔

وَمَن لَم يَحكُم بِما أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولـٰئِكَ هُمُ الظّـٰلِمونَ ٤٥ ... سورة المائدة

جو لوگ اللہ کے نازل کئے ہوئے کے مطابق حکم نہ کریں ، وہی لوگ ظالم ہیں ۔

وَمَن لَم يَحكُم بِما أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولـٰئِكَ هُمُ الفـٰسِقونَ ٤٧ ... سورة المائدة

اور جو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ سے ہی حکم نہ کریں وہ (بدکار) فاسق ہیں ۔

يـٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا لا تُقَدِّموا بَينَ يَدَىِ اللَّهِ وَرَسولِهِ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَميعٌ عَليمٌ ١ ... سورة الحجرات

والے لوگو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو ۔ یقیناً اللہ تعالیٰ سننے والا ، جاننے والا ہے ۔''

تشریح

جب اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے کسی بات کو دین کا حصہ قرار نہیں دیا تو تم اس دین کا جز کیوں ٹھہراتے ہیں ؟ جب ان دونوں نے کسی چیز کا حکم صادر نہیں فرمایا تو تم اسے کیوں صادر کرتے ہو ؟ جب اللہ اور رسول ﷺ نے کوئی فتویٰ نہیں دیا تو آپ کیوں دیتے ہو ؟ جب اللہ اور رسول ﷺ نے کسی چیز کو نہ

نت کی روشنی میں :

ذی (1) مشکوٰة ص 35)

ل اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس آدمی نے قرآن کے بارے میں اپنی رائے سے کوئی بات کہی تو چاہیے کہ وہ اپنا گھر جہنم میں بنا لے ۔''

تا (2) العلم ص 35)

ول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے اللہ کی کتاب کے متعلق کوئی بات اپنی رائے سے کہی اگرچہ وہ صحیح ہو تب بھی اس نے غلطی کی ۔''

(مجمع (3) الزوائد)

نے فرمایا : ''بنی اسرائیل کی دینی شیرازہ بندی اس وقت تک قائم رہی جب تک ان میں امت کی لونڈیوں کے بیٹوں نے جنم نہیں لیا ۔ لہٰذا جب وہ پیدا ہوئے تو انہوں نے اپنی رائے سے فتوے جاری کیے تو وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسرے لوگوں کو بھی گمراہ کر ڈالا ۔''

دا (4) مشکوٰة ص 35)

ت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : ’’کہ جو کوئی فتویٰ بغیر علم کے دیا گیا تو اس فتویٰ کا گناہ اس مفتی پر ہو گا جس نے اس کو فتویٰ دیا ۔‘‘

(5)....عبداللہ بن عمرو بن العاص کی حدیث میں ہے کہ علم کا اٹھالیا جانا اس طرح ہو گا ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

العلم یقبض العلماء حتی اذالم یبق عالما اتخذ الناس رؤساجہالا مسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا. (متفق علیہ)

لیکن اللہ تعالیٰ علماء کی موت سے علم کو قبض فرمائے گا ۔ یہاں تک کہ جب کسی عالم کو باقی نہیں رکھے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار پکڑیں گے ، پس ان سے مسائل پوچھے جائیں گے وہ بے علمی سے فتوے دیں گے ، پس خود گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے ۔

(6)

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ تَعمَلُ ہٰذِهِ الأُمَّةُ بُرْهَةً بِكِتَابِ اللَّهِ ، ثُمَّ تَعمَلُ بُرْهَةً بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ تَعمَلُ بَعدَ ذٰلِكَ بِالرَّأيِ ، فَإِذَا عَمِلُوا بِالرَّأيِ ضَلُّوا. (مفتاح الجنۃ ص208)

للہ ﷺ نے فرمایا : یہ امت کچھ عرصہ تو کتاب اللہ پر عمل پیرا رہے گی بعد ازاں کچھ وقت رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کرے گی ، پھر اس کے بعد اپنی رائے کی پیروی کرے گی ۔ جب اس نے اپنی رائے پر عمل کیا تو پھر یقیناً گمراہ ہو جائے گی ۔‘‘

اقوال صحابہ کی روشنی میں :

(1)جناب میمون بن مہران تابعی کا بیان ہے :

کان اَبو بکراِذاورد علیہ الخصم نظر فی کتاب اللہ فاِن وجد فیہ ما یقضی بہ بینہم قضی بہ واِن لم یکن فی الکتاب وعلم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک الاَمر سنۃ قضی بہا فاِن اَعیاہ خرج فساَل المسلمین وقال : اَتانی کذا وکذا فہل علمتم اَن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی فی ذلک بقضاء ؟ فربما اجتمع اِلیہ النفر کلہم یذکر عن

ضرت ابو بکر کے پاس جب کوئی مقدمہ آتا تو پہلے وہ اس کا حل قرآن میں تلاش فرماتے ، اگر اس میں پاتے تو قرآن ہی سے اس کا فیصلہ کرتے ورنہ رسول اللہ ﷺ کی راہنمائی کی تلاش کرتے ۔ اگر اس میں کامیابی نہ ہوتی تو پھر صحابہ کا اجلاس بلاتے اور فرماتے کہ میں فلاں مسئلہ میں الجھ گیا ہوں لہٰذا اگر تم اس میں

(2)فاروق اعظم جب منبر پر جلوہ آراء ہوتے تو برملا فرماتے :

ا الناس ان الرأی انما کان من رسول اللہ ﷺ وحیا لان اللہ تعالیٰ یریہ واِنما ہو منا الظن والتکلف . (اعلام الموقعین ومفتاح الجنۃ)

حضرات ! جو اللہ کے رسول ﷺ کی رائے ہے وہ تو یقیناً وحی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کو دکھا دیتا تھا ۔ لیکن ہماری جو رائے ہے وہ محض ظن اور تکلف ہے ۔

(3)ان کا دوسرا قول یہ بھی ہے :

ایاکم واصحاب الرای فانہم اعداء السنن اعیتہم الاحادیث ان یحفظوہا فقالوا بالرأی فضلوا واضلوا. (الرسالہ بحوالہ مفتاح السنہ ص209)

، لوگ اصحاب الرای سے ضرور بچ کر رہیں کیونکہ وہ سنتوں کے دشمن ہیں ۔ ان کو احادیث رسول ﷺ نے تھکا دیا ۔ تو انہوں نے اپنی رائے پر عمل کیا ، پس خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کر دیا ۔

(4)حضرت علی کی تصریح :

ۃ209)

ن کی اساس رائے ہوتی تو موزوں پر مسح اوپر کیے کے بجائے نیچے کرنا بہتر ہوتا ۔‘‘

(5)

امام محمد بن مسلم بن شہاب زہری کا بیان ہے :

لسنۃ تمضی لا تعرضوا لہا بالرای.

ول ﷺ کو اپنے حال پر چھوڑ دو کہ جاری رہے اور اس کے مقابلہ میں کسی کی رائے مت پیش کرو ۔

رت ایوب سختیانی سے کسی نے سوال کیا کہ آپ رائے سے گریزاں کیوں ہیں ؟ تو انہوں نے فرمایا :

حمار لا تجتر قال اکرہ مضغ الباطل.

گدھے کو کہا گیا کہ تو جگالی کیوں نہیں کرتا تو اس نے جواب دیا کہ میں باطل کو چبانا پسند نہیں کرتا ۔

ں مطلب یہ کہ بدعت اسی وقت جنم لیتی ہے جب کہ آدمی نص کے مقابلہ میں اپنی یا کسی دوسرے کی رائے کو سامنے لاتا ہے ، اور پھر جس طرح رائے عام ہوتی جاتی ہے ، بدعت کا حدود اربعہ بھی وسیع ہوتا چلا جاتا ہے اور نوبت بایں جا رسید کہ لوگ سنتوں سے بدکتے ہیں اور بدعات کو گلے لگانے لگ جاتے ہیں

اور یہ بھی یاد رہے کہ ہم اس رائے کی مذمت کر رہے ہیں جو قرآن کی نصوص اور احادیث صحیحہ ثابتہ پر مقدم سمجھی جاتی ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص158

محدث فتویٰ